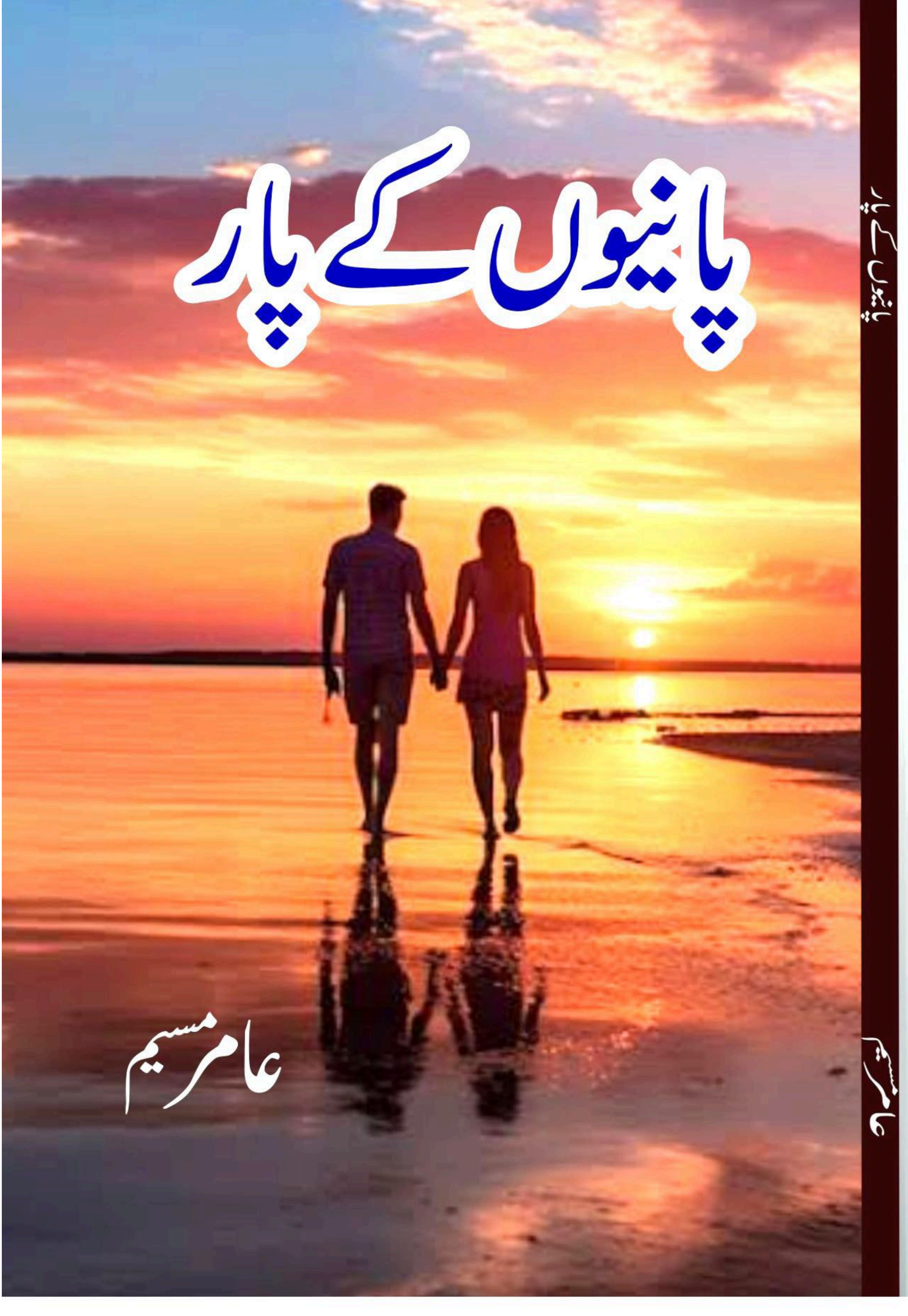

پانیوں کے پار
عامر مسیم
پانیوں کے پار
عامر مسیم

پانیوں کے پار

عامر مسیم

Majeed Book Depot

Sunny Center, Main Market Satellite Town,

Gujranwala.

پانیوں کے پار　　　　شاعری　　　　عامر مسیم

نام کتاب	:	پانیوں کے پار
شاعر	:	عامر مسیم
سال اشاعت	:	2024
کمپوزنگ	:	عامر مسیم

Panion key Paar

Urdu Poetry by Amir Maseem

20/05/2024

Price: 600

ISBN: 978-696-2281-21-8

Published by

Orients Social Research Consultancy (OSRC)

(SMC-PRIVATE) Ltd.

Citi Housing Society, Gujranwala.

Email: info@osrc.org.pk

Stockist

Majeed Book Depot

Sunny Center, Main Market Satellite Town,

Gujranwala.

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

غزل1

اجنبی آنکھوں میں سپنے سجاؤ نا
کبھی بہار کی طرح زندگی میں آؤ نا
انتظار ہے تیرا صدیوں سے مجھے
کبھی تو ان گھڑیوں کو مٹاؤ نا
بجھے ہیں دِیے پیار کے میرے
ان دِیوں کو آ کے تم جلاؤ نا
محبت کرتے ہیں تم سے بے انتہا
اک دفعہ محبت کا بھرم رکھ جاؤ نا
ٹوٹے ہیں خواب سارے میرے
انھیں لڑی میں ذرا پرو جاؤ نا
کیوں نظریں ہم سے چوراتے ہو
کبھی نظر وں سے نظر کو آ کر ملاؤ نا
بہار کہاں سے لے کر آؤں میں
اندرادھنش کے رنگ چورا کر لاؤ نا

غزل 2

کبھی مجھے اپنا بنا کے تو دیکھو
مجھے اپنے دل میں بسا کے تو دیکھو
ہم تجھے پلکوں پے بٹھا کر رکھیں گے
اک بار زندگی میں ہماری آ کے تو دیکھو
راہیں تنہا تنہا ہیں تمہارے بغیر ہماری
ان راہوں میں قدم ملا کے تو دیکھو
خواب دیکھے ہیں جو میری آنکھوں نے
ان خوابوں کو آ کر سجا کے تو دیکھو
رہ بھی نہ پائیں تیرے بغیر اک پل بھی
اک بار ذرا دوریاں مٹا کے تو دیکھو
دردر کی ٹھوکریں ملیں ہیں تیرے لیئے
کبھی زخموں پے مرہم لگا کے تو دیکھو
اتنا پیار دوں گا تو خود کو بھول جائے
اک بار سانسوں میں سما کے تو دیکھو

غزل3

صدیوں سے تیری تلاش کر رہے ہیں
محبت میں ہم برسوں سے جل رہے ہیں
تنہا راہوں میں کوئی ساتھ نہیں اب
کانٹوں پے تیرے لیے چل رہے ہیں
جدا ہو گئے تم سے ملنے سے پہلے
اسی بھرم میں آج تک ہم مر رہے ہیں
تیری نفرت نے ٹھکرایا بھری محفل میں
تب سے ہم اپنے آپ سے لڑ رہے ہیں
کیوں آئے ہو تم میری زندگی بن کے
راہوں میں میری کانٹے بچھ رہے ہیں
روتی ہیں آنکھیں تجھے یاد کر کر کے
اب تو آنسو بھی سوکھ کر پتھر بن رہے ہیں
اک بار آ کے دیکھ میری حالت کو
کہ نفرت کی آگ میں تڑپ رہے ہیں

غزل4

تیری اک جھلک نے مجھے مارا ہے
اک پل میں میرا دل کو چورایا ہے
دن بھر تیرے بارے میں سوچتا رہا
تیری یادوں نے بڑا مجھے ستایا ہے
بے چینی دوڑی ہے میرے شریر میں
میرے دل کو تونے ایسا بہکایا ہے
دل کی آرزو تھی تجھے دیکھنے کی جاناں
صبح سے شام تیری گلی میں ڈیرا جمایاہے
وقت گزرتا گیا پر تیرا کوئی پتہ نہیں
عمر بھر تونے مجھ سے انتظار کروایا ہے
دیکھتے دیکھتے دن ڈھلتا رہا
پھر بھی تو میرے آنگن میں نہیں آیا ہے
اچانک آنکھ کھلی تو تیری زلف نظر آئی
اسی کو دیکھ کر اپنا دل بہلایا ہے

غزل5

دل آہ و زار ہوا جب تُو نہ آئی
انتظار کرتے کرتے آنکھ بھر آئی

چپ چاپ وہاں سے ہم چلے آئے
ہزار چہروں میں مجھے تو نظر نہ آئی

من ہی من میں افسردہ تھے ہم
آنسو بہا کر ہم نے تیری یاد مٹائی

لاکھ بھلانا چاہا تجھے بھول نہ پائے
عمر بھر کی سوغات تیری یاد نے دلائی

سانس رک سی گئی میری کچھ ایسے
جب تو نے آنکھ سے آنکھ مجھ سے ملائی

تجھے دیکھتے ہی دل میں ہلچل ہونے لگی
آنکھوں میں جب تیری صورت نظر آئی

تیری گلی سے گزر ہوا تو ایسے لگا ہمیں
جیسے ہاتھ پاؤں میں میرے جان آئی

غزل6

رک جا ذرا آج تم سے کچھ کہنا ہے
مجھے تیرے دل کے مکاں میں رہنا ہے
آنکھوں میں تیرا نشہ اس قدر چھایا ہے
تجھے پانے کی کوشش میں ہر درد سہنا ہے
تھم جائے یہ وقت جو تُو سامنے آئے
تیرے لوں لوں میں روح بن کے بہنا ہے
تم سے ملا ہوں جب سے میں جاناں
دنیا میں ہر اپنا میرا بیگانہ ہے
اک بار میرے قریب آؤ تو سہی
جی بھر کے تجھے میں نے پیار کرنا ہے
ہر سانس کو تیری سانس سے جوڑا ہے
اب تو ہر دھڑکن میں تجھے پرونا ہے
بے قراریاں بڑھائیں تیری یاد نے
تیرے عشق نگری میں ہمیں جلنا ہے

غزل 7

تجھ سے بات کرنے کو من کر رہا ہے
من میں پیار کا دیپ جل رہا ہے
تو جانے نہ میرا کتنا برا حال ہے؟
کر کر کے یاد تجھے یہ دل تڑپ رہا ہے
اک بار چلے آؤ تم میرے پاس اے جاناں
آنکھوں کے سمندر میں ڈوب کے مر رہا ہے
بے قراریاں بڑھتی جائیں بن تیرے میری
تجھے سوچوں اس طرح جیسے سکوں مل رہا ہے
شوروغل میں ہے، پر ہر طرف تنہائی ہے
بند آنکھوں میں تیرا عکس بن رہا ہے
دل کی بات لائیں تو لائیں کیسے زبان پے
کھو جاؤ نا کہیں مجھ سے یہ دل ڈر رہا ہے
ہونٹوں کی خاموشی کیسے مٹاؤں میں
زباں سے دل برسوں سے لڑ رہا ہے

غزل 8

تیری جھلک نے مجھے مروایا ہے
پل بھر میں دل تو نے چورایا ہے
دن بھر تیرے بارے میں سوچتا رہا
تیری یاد نے مجھے بڑا ستایا ہے
بے چینی سی دوڑی ہے رگوں میں
میرے دل کو تو نے بہت ستایا ہے
آنکھوں نے آرزو کی تجھے دیکھنے کی
صبح سے تیری گلی میں ڈیرا لگایا ہے
وقت گزرتا رہا پر تو نہ آئی
آنکھیں بند کر لیں، بڑا انتظار کرایا ہے
دیکھتے دیکھتے دن ڈھلنے لگا
خیالوں نے مجھے تیرے بہت اُلجھایا ہے
اچانک اس کی زلفیں نظر آئیں ہمیں
اسی بہانے دل کو ہم نے بہلایا ہے

غزل 9

ہر پل وہ میرے دل و دماغ میں ہے
میری آرزو، میری خواہشات میں ہے
شام ڈھلتی ہے میری شامِ تنہائی میں
بن کر خاموشی، وہ میری بے زباں میں ہے
رگ رگ میں سمائی ہے وہ دھیمک بن کے
میری زندگی کا ہر پل اس کی سانس میں ہے
اپنی خوشیوں کو جوڑا ہے میں نے اس سے
وہ شامل میری ہر دعا میں ہے
پوچھ میرے دل سے کہ کتنا پیار کرتا ہوں؟
پل پل اس کا چہرہ میری آنکھ میں ہے
وہ آجائے اک بار لوٹ کے میرے پاس
میری زندگی کا وہ آبِ حیات ہے
سارا سارا دن تڑپائے یاد بن کے
راتوں کی نیند بس! اس کے انتظار میں ہے

غزل10

عمر بیت گئی ہماری تیرے انتظار میں
اب کوئی نہیں سوائے تیرے جہاں میں
تیری یاد ہی ہے اب اس دل میں
مٹ گئی صورت تیری میری آنکھ میں
اُڑ گئے میری نیندوں سے تیرے خواب
ناسور ہوئی زندگی تیری آس میں
شامِ تنہائی چھا جاتی ہے دل کی نگری پر
تڑپ تڑپ روتے ہیں تیری یاد میں
کہہ نہیں سکتا میں کسی سے حالِ دل
روز مرتا ہوں تیری نفرت کی آگ میں
صرف تمہی سے مانگی تھی محبت میں نے
کر دیا رسوا مجھے تُو نے سرِ بازار میں
امید تھی آئے گی خوشیاں لے کر
دردر کی ٹھوکریں ملیں تیرے انکار میں

غزل 11

تیری نفرت میں ہم جل گئے
اپنوں سے تیرے لئے لڑ گئے
تیری راہوں میں راہ تکتے تکتے
پیروں میں میرے چھالے پڑ گئے
تو حسن کی دیوی ہے اے جاناں!
تمہیں دیکھتے ہی ہم تم پے مر گئے
لٹ گیا میرا چین جو تو پاس آئی
آنکھوں سے ہمیں وہ اشارہ کر گئے
خواب پروئے اک لڑی میں
ٹوٹ کے آنسوؤں میں بکھر گئے
کوئی آس نہیں اب اس زندگی میں
زمیں پے تو اب ہم زندہ لاش بن گئے
عمر بیت گئی ساری یاد کرتے کرتے
گلی گلی شہر شہر اس کے لئے ہم رل گئے

غزل12

تنہائی کا الم ہے دل میں تیری پکا رہے
تو کہاں ہے؟ آنکھوں میں برسات ہے
تو آکے دیکھ میری حالت کو ذرا
بن تیرے کتنا برا حال ہے؟
بھول سکتا نہیں تجھے میں اے جانم
سانسوں کی چھنکار میں تیرا بس نام ہے
لاکھ بھلانا چاہوں میں تجھے
بھول سکتا نہیں تو روح کی پہچان ہے
تو نہ دکھے تو جیسے میں مر جاؤں
تو آنکھوں کا میرے قرار ہے
روٹھ نہ جانا تُو میری زندگی سے
بس تم سے ہی زندگی کی سانس ہے
راتوں کی نیند میں تو آکے جگائے
برسوں سے آنکھوں کا تو خواب ہے

غزل13

تیرے جسم کی گرمی میں میری جوانی پگھلتی جائے
تیرے جوش میں اور فراوانی بس! بڑھتی جائے
جیسے جیسے تو میری سانسوں کے قریب آتی جائے
تیرے ہونٹوں کی گرمی مدہوش کرتی جائے
تیرے انگوری بدن میں اس قدر کھو جاؤں
کہ بے رنگ زندگی کو اندرادھنش سے رنگتی جائے
بے مزہ میری زندگی کو تُو آ کے بدل ڈال
جیسے ہی تُو قدم بڑھائے زندگی بدلتی جائے
آ کر سما جاؤ میری پیاسی باہوں میں جاناں
تیرے کر کے یہ چاندنی رات یادگار بنتی جائے
تیرا جسم میرے جسم سے اس قدر ملا کہ!
برسوں سے لگی تھی جو آگ وہ آ ج بجھتی جائے
تیرے نشے میں اس قدر ڈوب کے مر جاؤں
کہ! تیرے عشق کی انتہا لا محدود ہوتی جائے

غزل14

کہیں سے اس کی صدا آرہی ہے
اس گرم موسم میں جیسے بلا رہی ہے
ڈھونڈ رہی ہے نظر اسے ادھر ادھر
کہیں مہک اسکی فضا میں سما رہی ہے
سوچ میں ہوں کہ چہرہ اس کا نظر آجائے
بے رنگ چہروں میں وہ مجھے اُلجھا رہی ہے
کہاں ہے وہ؟ نہ جانے کس موڑ پے ہے
ہواؤں کے ذریعے سندھیس بھجوا رہی ہے
نکھرے اس کے تیکھے لگ رہے ہیں
پل پل وہ انتظارِ زماں بڑھا رہی ہے
عمر بیت جائے نہ اس کا انتظار کرتے کرتے
اب تو آجاؤ روح جسم سے دور جا رہی ہے
دل میں بے چینی سی ہے کہ کیسی ہوگی وہ؟
پھر بھی من کو وہ میرے بھاہ رہی ہے

غزل15

دل کے ارمانوں کو آ کے جگا جاؤ
اک نظر اپنا چہرہ تم مجھے دِکھا جاؤ
بے چین ہے بن تیرے یہ دل
آ کر ذرا بے چینیاں مٹا جاؤ
رُکھا رُکھا سا ہے یہ آشیاں میرا
پل خوشیوں کے مجھ پے برسا جاؤ
یہ وقت میرے سے نہ گزر پائے
کچھ پل میرے ساتھ تم بتا جاؤ
انتظار میں تیرے بٹھا ہوں صنم
اک بار اپنی سریلی آواز سنا جاؤ
آنکھوں میں خواب ہیں جو تیرے
انھیں اک بار تم آ کے سدھا جاؤ
نیند آ جائے مجھے تیرے پیار میں
بس! تم ہی تم مجھ میں سما جاؤ

غزل16

تجھ سے رشتہ ہے برسوں پرانا
قسم کھاؤ مجھے تو کبھی نہ بھلانا
میں مر جاؤں بن تیرے جاناں
کبھی نہ تم مجھ سے ہاتھ چھوڑانا
آنکھوں میں تیرے سپنے ہیں جو
آنسوؤں کے سمندر میں نہ ڈوبانا
تم میرے ہو بس! میرے ہو گویا
روٹھ کے ہم سے کبھی مت جانا
سانسوں کو سانس ملی ہے تم سے
اپنی سانسوں کو جنم جنم مجھ سے ملانا
لے کر آئی ہو جو زندگی میں رنگ
ان شوخ رنگوں کو غمگین رنگ نہ بنانا
ساتھ چلنا ہے تیرے قدم قدم
پاؤں تلے کانٹوں کو تم مت بچھانا

غزل17

آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں تیری یاد میں
ہر روز جلتا ہوں تیری نفرت کی آگ میں
کیا کروں؟ کیسے تجھے احساس دلاؤں میں
کہ ہرپل تڑپتا ہوں کتنا؟ تیرے پیار میں
اک تو ہی ہے میری زندگی میں کوئی اور نہیں
بس چھایا ہے نشہ تیرا میرے دل و دماغ میں
دیواروں سے باتیں کرتا ہوں تنہائیوں میں
تیرا نام لکھ کر پروتا ہوں اپنی ہر سانس میں
سوچتا ہوں میں تجھے خوابوں، خیالوں میں
ہاتھ پھیلا کے مانگوں رب سے ہر دعا میں
میں تم سے پیار کروں اپنوں سے زیادہ
میں اپنی خوشیاں لٹا دوں تیری راہ میں
کھنچتا چلا جاؤں تیری اور اس قدر
جینے کے پل ہیں جیسے تیرے ہاتھ میں

غزل18

اس دل کو تونے پتھر بنا دیا
اک نفرت کا روگ تونے لگا دیا
خوابوں کو پرویا تھا جو لڑیوں میں
پھندا بنا کر گلے میں تو نے پہنا دیا
رویا تھا بہت میں تیری جدائی پر
یادوں کی جیل میں گرفتار کرا دیا
بہت پیار کرتا تھا تم سے او جاناں
تیرے انکار نے نظروں سے گرادیا
آوارہ ہوئی محبت گلیوں میں تیرے
اظہار کیا تو میرا مذاق اڑا دیا
انتظار کرتا رہا میں ہر موڑ پے تیرا
منزل پے آئے تو قسمت نے ٹھکرا دیا
اب آئے طوفاں کیا جانو کون ہے؟
محبت نے تیری میرا ہوش گنوا دیا

غزل19

بن تیرے ہر طرف ہے خاموشی چھائی
تم سے ملنے کو میں نے آرزو ہے جگائی
اظہار کیا تھا میں نے اپنی محبت کا
مذاق بنا کے تونے ہواؤں میں اڑائی
انتظار رہا ہے مجھے برسوں سے تیرا
کبھی نہ میرے دل کا حال جاننے آئی
اک دن تُو آئیگی میرے پاس زندگی بن کے
اسی آس میں میں نے ساری زندگی بتائی
قریب رہ کر بھی میں تجھ سے بے چہرہ تھا
تجھے سامنے پا کے بھی اپنی آنکھ جکائی
گرے تھے آنسو آنکھوں سے اس طرح
کہ ہر آنسو نے مجھے تیری صورت دکھائی
سہارا دے جاؤ مجھے اور میری محبت کو
ہے پھرتی آوارہ گلیوں میں اور میری تنہائی

غزل20

تیری نفرت نے مجھے تڑپایا ہے
ہرقدم پہ تونے ٹھکرایا ہے
محبت مانگی تھی صرف میں نے
بدلے میں تو نے زہر پلایا ہے
تو مجھ سے پیار کر یا نہ کر
ہر چہرے میں تجھے پایا ہے
تیرے دل سے جوڑا ہے رشتہ
جسے مقدس رشتہ تونے ٹھہرایا ہے
آج بھی تم سے بہت پیار ہے
لاکھ چہروں میں سے تجھے اپنایا ہے
خود کو بدنام کیا ہے تیرے لئے
ہر بدنامی کے داغ سے بچایا ہے
ہونٹ سی رکھے تھے تیرے لئے
اس جہاں سے محبت کو چھپایا ہے

غزل 21

یاد تیری یاد ہمیں بہت آ رہی ہے
دل کو میرے بڑی تڑپا رہی ہے
تو کہاں میری جان لوٹ کے آجا
بن تیرے میری جان نکلے جا رہی ہے
تنہا بیٹھا ہوں کب سے میں
تنہائی یہ دل میں درد جگا رہی ہے
تنہا، آوارہ، پھر رہا ہوں میں
قدم قدم پے جدائی کانٹے بچھا رہی ہے
بے خبر ہوا میں تیرے لئے دنیا سے
زندگی یہ جیسے مجھ سے دور جا رہی ہے
ہر پل ہر گھڑی تیرا نشہ سا چھایا ہے
اپنوں سے دوریاں تو بڑھا رہی ہے
اظہار کیا تم سے جب سے میں نے
تب سے جاناں تو بجلیاں گرا رہی ہے

غزل22

آنکھیں بند کروں تو تیرا چہرہ نظر آئے
آنکھیں کھولوں تو تیری یاد ستائے

دل کا بہت برا حال ہے میری جاناں
تنہا بیٹھوں تو بے چینی مجھے تڑپائے

اتنا اثر ہے تیرا کہ ہر چہرے میں ہے تُو
بات کروں کسی سے تو زبان تھڑک جائے

نہ بھوک، نہ پیاس بن تیرے لگتی ہے
اتنا گُم ہوں تجھ میں کوئی سمجھ نہ آئے

رات بھر پھرتا ہوں آوارہ گلیوں میں
سامنے تو چودھویں کا چاند بن کے آئے

تارے گن گن میں راتیں گزارتا ہوں
نیند میں آکے تو ہر رات مجھے جگائے

رہتا ہے ہر گھڑی تیری انتظار
یہ پل دل کو دیئے کی طرح جلائے

ملا ہوں تم سے جب سے میں جاناں
کہ ہوئے ہیں مجھ سے اپنے پرائے

غزل 23

دل میں اک ہلچل سی ہوئی ہے
آنکھوں میں برسات ہوئی ہے
تیری یاد پل پل ستا رہی ہے
تیرے آنے کی آہٹ سی ہوئی ہے
دل کی آواز سن کر آجاؤ تم
بڑے دنوں بعد ملنے کی آرزو ہوئی ہے
بن تیرے جینا بہت دشوار ہے
زندگی یہ میری جیسے بے رُخی سی ہے
چاہتا ہوں تجھے اپنوں سے زیادہ
اپنوں سے دور ہر خوشی ہوئی ہے
عمر بھر تیرا انتظار کرتا رہوں گا میں
ہر پل، ہر گھڑی تیری جُستجو ہوئی ہے
میں اکثر تنہائی میں جیا کرتا تھا
کہ کوئی نہ جینے کی آس نصیب ہوئی ہے

غزل24

افسوس! اپنی تقدیر پے جس نے رولایا ہے
برسوں سے مجھے امیدوں میں بہلایا ہے
تڑپا ہوں اُس کے لئے جہاں میں
ہر گھڑی ہر پہر اُس نے ہمیں ستایا ہے
دل سے چاہا تھا اُسے ہم نے
زندگی بھر ہر منزل پے اُس نے ٹھکرایا ہے
چاہ نہ سکا میں اُسے جیتے جی اپنے
وقت نے بن اُس کے جینا سکھایا ہے
دیّا بن کے جلا ہوں اُس کی یاد میں
کہ محبت کو اُس نے ہواؤں میں اڑایا ہے
کیسے جا کے میں اپنے دل کا حال سناؤں؟
برسوں سے اس دل میں آشیاں بنایا ہے
منہ پھیر کے چلی گئی وہ
باوجود اس کے حالِ دل سنایا ہے

غزل 25

سن لے آ کے میرے دل کی پکار
اک بار تو کر لے مجھ سے بات
برسوں سے رہا ہے بس تیرا انتظار
جیا ہوں میں لے کر بس یہی آس
میں نہیں رہ سکتا تیرے بغیر
بے انتہا کرتا ہوں تم سے پیار
آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں
جب بھی مجھے آتی ہے تیری یاد
تیرے سوا کوئی نہیں ہے دل میں
کیوں کرتی ہو میری محبت کا انکار
اک بار آزما لے میری محبت کو جاناں
کر کے دیکھ ذرہ مجھ پے تُو اعتبار
مر جاؤں گا میں تو نہ ملی تو
تیرے نام کی ہے اپنی ہر سانس

غزل26

تیری آہیں بھرتا ہوں میں دن رات
آگ بن کے جلاتی ہے تیری یاد
تڑپتا ہوں تنہائیوں میں تیرے بغیر
ملنے کی تمنا ہے میری تم سے ایک بار
دل سے چاہا ہے میں نے تمہیں او جاناں
انتظا کروں میں تیرا جب تک ہے جان
برسوں سے تیرے بغیر جی رہا ہوں
لوٹ کے آجاؤ کسی دن تو میرے پاس
آنکھوں سے گرتے ہیں آنسو زمیں پر
ہر آنسو میں بہتے ہیں دل کے ارمان
تنہائیوں میں ہوا سے باتیں کرتا ہوں
کہ جا کے سناؤ اُسے دردِ دل کا حال
اپنوں سے بڑھ کر تم سے محبت کی ہے
کہ آنکھ بند کر کے لُٹا دوں اپنی جان

غزل 27

برسوں سے لگی ہے دل میں آگ
لبوں پہ رہتا ہے بس تمہارا نام
چین آتا نہیں کہیں بھی جاتا ہوں
بھولنے لگا ہوں میں اپنوں کا ساتھ
بہت رولاتی ہو مجھے تنہائیوں میں
کس طرح بتاؤں دل کی بات؟
بے خبر ہوا میں دنیا سے تیرے لئے
گلی گلی میں کروں ہر موڑ پہ تلاش
سوچوں تجھے ہر لمحہ، ہر گھڑی میں
نیندوں میں جگائے بن کے خواب
آنکھوں سے بہتے ہیں آنسو میرے
جب بھی آتی ہے ہمیں تمہاری یاد
کیسے سمجھاؤں اِس دلِ ناداں کو؟
کیسے سُناؤں جا کے دردِ دل کا حال؟

غزل28

برسوں سے اِن آنکھوں میں نمی سی ہے
ہر لمحہ محسوس ہو جیسے اک کمی سی ہے
کیا کروں؟ کیسے منا کے لاؤں اُسے؟
اُس کے بغیر یہ زندگی بے رُخی سی ہے
اپنوں کی طرح سمجھا تھا اُسے میں نے
پِھر وہ کیوں میرے لئے اجنبی سی ہے
اُس نے نفرت کی نگاہ سے ہی دیکھا ہے
لگتا ہے جیسے یہ محبت عارضی سی ہے
مانگا ہے اُسے صرف ہر دعا میں
کیوں لگے یہ دعا بے معنی سی ہے
کوئی نہ سمجھ سکا مجھے اور میرے من کو
بن اُس کے جیسے ویرانی سی ہے
ٹوٹ کے بکھرا میں اُس کی محبت میں
بن کے رہ گئی زندگی جیسے کہانی سی ہے

غزل 29

بہہ گئے میرے آنسوؤں میں خواب
چاہا تھا جسے میں نے وہ نکلی دھوکے باز
سوچتا تھا کب ہو گی دل میں دستک
ہر پل کیا میں نے اُس گھڑی کا انتظار
جی نہ سکوں میں اُس کے بغیر
انگ انگ لگتی تھی بے چینیوں کی آگ
سینے میں اک چُبھن سی ہوتی تھی
تو آہ نکلی دل سے تو آیا اُس کا نام
بسا رکھا تھا اُسے دل کے آشیاں میں
نیندیں اُڑاتی تھی آکے وہ ہر رات
تنہائی میں جب وہ ملتی تھی ہمیں
تو اکثر کرتے دیواروں سے بات
ڈرتا تھا میں زمانے سے بہت
نہ کہیں ہو جائے میرا محبوب بدنام

غزل 30

نفرت کا زہر پلایا اُس نے
ہر قدم پے کانٹوں کو بچھایا اُس نے
پیار کا اِظہار کیا جو اُس سے میں نے
مذاق بنا کے ہوا میں اُڑایا اُس نے
ہاتھ بڑھایا ہم نے اپنی محبت کا
بدنام ہمیں اور محبت کو کرایا اُس نے
سنایا تھا اُسے اپنے دل کا حال
پھر بھی نہ دل ہم سے لگایا اُس نے
چاہتا تھا اُسے میں خود سے زیادہ
برسوں بیت گئے ہمیں نہ اپنایا اُس نے
آنسو بہتے تھے یادوں میں اُس کی
تنہائیوں میں بہت تڑپایا اُس نے
جینے کا سہارا تھا وہ میری زندگی کا
جانے کیوں محفل میں ٹھکرایا اُس نے

غزل 31

وفا کی تھی تو ہمیں بے وفائی ملی
ملنے کی تمنا تھی تو بس! جدائی ملی

بُہت روئے تھے ہم اُس خطا پر
اِظہارِ محبت پر ہمیں الوداعی ملی

سوچا تھا رنگ برنگی ہوگی یہ زندگی
نہ اپنے، نہ محبوب تو حصے میں تنہائی ملی

سزا یہ کیسی ملی ہمیں دل لگانے کی
کہ ہر منزل پے دنیا میں رسوائی ملی

چاہا تھا اُسے دل وجان سے ہم نے
لبوں سے اُس کے نفرت کی سنوائی ملی

ایک دفعہ دیکھا تھا اُس نے پیار سے
رب کی طرف سے جیسے کرم نوازی ملی

پیار نہ ملا اُس کا تو احساس ہونے لگا
زندگی ملی تو جیسے یہ ادھوری ملی

غزل32

بندھا ہوں تنہائیوں کی زنجیر میں
سوچتا ہوں اُسے خوابوں کی تعبیر میں
چاہا ہے بس اُسے میں نے کسی اور کو نہیں
گم ہوا ہوں اُس کی یادوں کی بھیڑ میں
دل کی سر زمیں پے قدموں کے نشاں ہیں
لکھا ہے نام اُس کا ہاتھوں کی لکیر میں
دیکھا اُسے تو اُس میں ہی کھوگئے ہم
جاگے رات بھر خواب آنکھوں کی نیند میں
چاند کی طرح وہ کبھی کبھار سامنے آتے ہیں
تو اکثر تلاش کیا تمہیں تاروں کی زمین میں
ٹھکرایا اُس نے میرے پیار کو جب سے
ڈوب کے مرگیا میں آنسوؤں کی جھیل میں
آئینے کی طرح ٹوٹ کے بکھرا یہ دل
جی رہا ہوں مدت سے سانسوں کی اُمید میں

غزل 33

ٹوٹے خوابوں کو لئے آوارہ پھر رہا ہوں
تیری یاد میں پل پل میں تڑپ رہا ہوں
دیکھ لے حالت کہ کتنا میں پریشان ہوں
برسوں بیت گئے نفرت میں جل رہا ہوں
خود کی ہوش نہیں کہ میں کہاں ہوں؟
اپنوں کے گھر میں رہ کر پرایا بن رہا ہوں
ملتی رہی ہر ایک راہ پے ہمیں صرف تنہائی
آنکھیں بند کر کے کانٹوں پر چل رہا ہوں
ایک بوند ترس گیا میں تیرے پیار کے لئے
اسی اُمید میں خود سے برسوں سے لڑ رہا ہوں
ٹوٹ کے بکھر گیا تیرے عشق کے طوفان سے
جیتے جی میں اپنی عمر سے ڈھل رہا ہوں
آج تک نہ تمہیں بھول سکا میں
برسوں سے اب تک تیرا اِنتظار کر رہا ہوں

غزل34

برسوں بعد بھی اُس سے کچھ کہہ نہ سکا
ملا تو تھا اُس سے پر آنکھیں ملا نہ سکا
چاہا تھا اُسے چاہت سے بھی زیادہ
قریب رہ کر بھی اُسے میں چاہ نہ سکا
اِظہار تو کیا تھا اپنی محبت کا میں نے
پر! زخم دل کے میں اُسے دکھا نہ سکا
چپ چاپ تماشا دیکھتا رہا محبت کا
رسوا ہوئی گلیوں میں پر! بچا نہ سکا
دل کو چھیدا اُس نے نفرت کے خنجر سے
گرا منہ کے بل تو خود کو اُٹھا نہ سکا
تنہا ہو گیا تھا زندگی بھر کے لئے میں
اِس دل سے میں اُسے کبھی مٹا نہ سکا
بہت تڑپا ہوں اُس کے پیار میں
احساس اُسے میں آج بھی دِلا نہ سکا

غزل35

ہر رات ملے وہ مجھے خوابوں میں
سوچوں کبھی سوالوں میں جوابوں میں
گزریں نہ یہ دن میرے بن اُس کے
ہر وقت بے چین رہتا ہوں یادوں میں
ملے جب اُن سے تو ایسا حال ہوا ہمارا
دو سے چار ہوئیں آنکھیں دو ملاقاتوں میں
اِسی ملاقات میں اُس سے عشق ہوا ہمیں
چورا کے لے گئی وہ دل باتوں باتوں میں
تنہائیاں پیچھا کرنے لگیں بن اُس کے میرا
آوارہ ہو ئے پاؤں اندھیری راتوں میں
رہنے لگی اُس کی پرچھائی میرے آس پاس
بسنے لگی وہ میرے دل کے آشیانوں میں
ٹوٹ کے بکھر گیا اُس کے بچھڑنے پر
اب تو سفر طے پایا غموں کے مہ خانوں میں

غزل36

دِیا بن کے میں تیری نفرت میں جلتا رہا
آنکھوں کے سمندر میں ڈوب کے مرتا رہا
خواب تھے جو میرے توڑ دیئے تم نے
انہی کے سہارے عمر بھر چپ چاپ جیتا رہا
پہلی نظر میں ہی تم سے ہو گیا تھا پیار ہمیں
اپنا پہلا ہی پیا ر تم میں میں تلا ش کرتا رہا
تم نے اِنکار کیا تو میری دنیا ہی ختم ہوگئی
یہی تیرے شبدوں کو آج تک سوچتا رہا
پھر بھی وشواس تھا کہ تُو مُجھے ملے گی
اِسی کو تیرا پیار مان کر میں اِنتظار کرتا رہا
تم نے جتنی نفرت کی میں نے اُ تنا پیار کیا
پھر بھی تیرے درد کو اپنا سمجھ کر سہتا رہا
نکال نہ سکا میں تمہیں اپنے دل سے
دل بہلانے کے لئے تیری گلی سے گزرتا رہا

غزل37

میں اُس کی نفرت میں بُجھ رہا ہوں
زندگی کے حالاتوں سے لڑ رہا ہوں
کوئی تو اُسے میرے لئے منا کے لائے
نہ جانے موت کی اور میں بڑھ رہا ہوں
اُس کے پیار نے برباد کر دیا ہے مجھے
اِس صدمے کو چپکے سے برداشت کر رہا ہوں
ہر کوشش میں ناکام ہوئے پیار پانے میں
آندھی طوفاں کی طرح خود پر برس رہا ہوں
جب سے اُس نے محبت کو ٹھکرایا ہے
سرِ بازار لوگوں کی زباں کا قصہ بن رہا ہوں
تیزاب بن کے اُس نے مجھے جلایا ہے
اب تک نا سُور زخموں کو میں بھر رہا ہوں
جیتے جی مار دیا ہے اُس نے ہمی کو
لاش بن کے آوارہ سڑکوں پر پھر رہا ہوں

غزل 38

بے اِنتہا ہم تجھ سے پیار کرتے ہیں
ہر پل، ہر لمحہ ہم تجھے یاد کرتے ہیں
آنکھوں میں اِک بھیڑ رہتی ہے
اِس بھیڑ میں تجھے تلاش کرتے ہیں
اِن ہونٹوں کی خاموشی میں بہت ہیں راز
جو من ہی من میں بے حال کرتے ہیں
میں کیسے بیان کروں اپنے دل کا حال؟
ہر روز لب دل سے سوال کرتے ہیں
بس تو مسکرا کر دیکھ لے یہی کافی ہے
اِسی مسکراہٹ کا ہم اِنتظار کرتے ہیں
تُو نہ بھی ملے تیری نفرت ہی چاہیے
اِسے پیار سمجھ کر جان قربان کرتے ہیں
تیرے دُکھ درد کو میں اپنا سمجھوں گا
تُو خوشیوں میں کھیلے یہی دُعا کرتے ہیں

غزل 39

آنکھوں سے خواب ٹوٹے تو مجھے رُولا گئے
چاہا تھا جس کو میں نے پل بھر میں ٹھکرا گئے
آشیاں بنایا تھا ایک بڑی مدّت سے
پل بھر میں آکر اِس پے وہ بجلیاں گرا گئے
ہر پل اُس کے خیالوں میں ڈُوبا رہا یہ دل
یادوں میں آکے میر ی اِس دل کو تڑپا گئے
آنسو بہتے رہے آنکھوں سے جُدائی پر
جاتے ہوئے آنسوؤں کو میرے پانی بنا گئے
اُ س نے کہا تھا چلے جاؤ میری زندگی سے تم
آخر وہ یہ کہہ کر میرے پیار کو خاک میں ملا گئے
اُس سے کہا تھا تم سے پیار کرتا ہوں اِس قدر
اِس کے باوجود وہ نفرت کی آگ سے جلا گئے
کون سی تھی بنی وجہ کہ اُس نے اِنکار کردیا تھا؟
نہ جانے کیوں وہ میری چاہت کو بُھلا گئے؟

غزل 40

یاد اُس کی آرہی ہے دل کو تڑپا رہی ہے
پاس رہتی ہے وہ پر کیوں دُور جا رہی ہے؟
آنکھوں میں نیند نہیں دل کو اب قرار نہیں
اِس طرح بھلا مجھے کیوں اِتنا ستا رہی ہے؟
وہ پیار تو کرتی نہیں پھر بھی اُس کی لگن ہے
نفرت کرکے دُنیا کو کیا ثابت کرا رہی ہے؟
میں رات بھر جاگتا رہا بس اُسے سوچتا رہا
میرے دل کا صبر و قرار کیوں بڑھا رہی ہے؟
مانگا ہے اُسے دُعاؤں میں ماتھا ٹیک ٹیک کر
بھیجا ہے رب نے میرے لئے کیوں قسمت اُلجھا رہی ہے
آنکھوں میں تصویر اِس طرح بیٹھی ہے اُس کی
جہاں بھی جاتا ہوں بس وہی نظر آرہی ہے
سوچتا ہوں کس طرح ہوگا احساس پیار کا اسے؟
نہ جانے کیوں وہ قسمت کے ہاتھوں بہکا رہی ہے؟

غزل 41

ہمیں تم سے محبت ہے کیوں رُولا رہے ہو
میری اِس محبت کو کیوں نفرت میں ملا رہے ہو
میں تنہا، آوارہ، پاگل دیوانہ ہوں تیرا
نہ جانے اِن شبدوں میں کیوں اُلجھا رہے ہو
جی نہیں لگتا میرا بن تیرے کہیں بھی جاتا ہوں
اِس طرح میرے دل کو کیوں تڑپا رہے ہو
سپنوں میں آتے ہو کچھ تو کہہ جاؤ جاناں
آ کے تم راتوں کو میری نیندیں اُڑا رہے ہو
برسوں سے آس ہے تیرے آنے کی ہمیں
اب اور کیوں اِتنا اِنتظار کرا رہے ہو؟
مدہوش ہوئے ہیں تیرے خیال میں
کیوں اِتنا مجھے باتیں کر کے بہکا رہے ہو
ایک نظر تجھے دیکھنا چاہتا ہوں بس!
اِس طرح بھلا کیوں بے چینی بڑھا رہے ہو

غزل42

خوابوں کے حسین منظر سجانے دے آج
من کی بات زباں پہ لانے دے آج
دیپ ہے جو تیری چاہت کا دل میں
اپنی چاہت میں اِسے جلانے دے آج
حسرت ہے تیری صدیوں سے مجھے
بیتے کل کو دل میں بسانے دے آج
ہونٹوں پہ لاؤں گا وہ بات کب؟
صدیاں بیت گئیں دُہرانے دے آج
میں کیا کروں؟ کیسے سمجھاؤں تجھے؟
محبت کی ہے تم سے نبھانے دے آج
بانہوں میں لِپٹ جاؤ سب کچھ بھول کر
نفرت کو دل سے مِٹانے دے آج
پل جو ملے ہیں تیری ملاقات میں
زندگی کی یاد گار بنانے دے آج

غزل 43

میں اِتنا پیار کروں کہ تُو خود کو بُھول جائے
وقت ہو ایسا ہم پے کہ تُو مجھ میں کھو جا ئے
اکیلے ہوں ہم دونوں کوئی دوسرا نہ ہو یہاں
جاگیں صرف ہم تم جب ساری دنیا سو جائے
تُو مجھ میں سما جائے میں تُجھ میں سما جاؤں
کہ ہمارے دو جسم بس! ایک جان ہو جائے
کبھی چھوڑ کے مت جانا ہمیں کِسی موڑ پے
کہ ایسا نہ ہو تیرے بچھڑنے سے موت ہو جائے
نشہ چھا جائے تجھ پے میرے عشق کا اِس قدر
کہ چلتے چلتے وہ میری بانہوں میں ڈھول جائے
دعا مانگتا ہوں رب سے اپنی محبت کے لئے
کہ ایسی مصیبت نہ آئے تُو مجھ سے جُدا ہو جائے
کرتا ہوں تم سے بے پناہ محبت او جاناں میں
تجھ پے غم آنے سے پہلے وہ مجھے چُھو جائے

غزل44

چاہا تو تھا اُسے مگر چاہ نہ پائے
پیار کیا تھا اُسے پر نبھا نہ پائے

ہزاروں تھے خواب آنکھوں میں
وقت تھا آیا ایسا کہ سجا نہ پائے

دھوکا تو ہوا تھا شکوہ زباں نہیں تھا
قاتل تو وہ تھا مگر دے سزا نہ پائے

نین ترس گئے اُسے دیکھنے کے لئے
سامنے تھے کھڑے نین ملا نہ پائے

دُور کرنا چاہا اُسے دل سے اپنے
مگر زندگی سے کبھی اُسے ہٹا نہ پائے

یاد اُس کی آتی تھی اب بھی آتی ہے
برسوں بعد بھی بھول کر بھلا نہ پائے

جلایا تھا دیپ پیار کا بُجھ گیا
دُوبارہ چاہا ہم نے پر جلا نہ پائے

غزل45

بکھری زندگی کو سنبھالنے کون آئے گا؟
دُکھوں کی دلدل سے نکالنے کون آئے گا؟

تنہا بیٹھے ہم اِنتظار برسوں سے کر رہے ہیں
کہ زندگی کو زندگی بنانے کون آئے گا؟

بے قرار بے چین رہتا ہے یہ دل ہر پل
اِن کا سبب بننے زندگی میں کون آئے گا؟

آنکھوں میں اک انجان سا چہرہ رہتا ہے
اِس چہرے کو ثابت کرانے کون آئے گاؤ؟

خواہشیں ہیں بے شُمار دل میں میرے
اِن خواہشوں کو نکھارنے کون آئے گا؟

سوچتے رہتے ہیں بس! ایک ہی بات
کہ اُجڑے گھر کو آباد کرانے کون آئے گا؟

دیپ تو ہے اک برسوں سے میرے
نہ جانے اِس دیپ کو جلانے کون آئے گا؟

غزل46

اِنتظار کرتے رہے پر نہ آئے وہ
دیکھنے کو ترس گئے نظر نہ آئے وہ
زخم کھائے جس کے لئے ہم نے
مرہم بھی لگانے ہمیں نہ آئے وہ
تڑپتے رہے دن رات بے وجہ ہم
حال ہمارا جاننے کبھی نہ آئے وہ
یادوں میں کھوئے رہتے تھے ہم
اِن یادوں کو مٹانے نہ آئے وہ
آنسو بہتے تھے آنکھوں سے میری
سہارا دینے کبھی نہ آئے وہ
چاہا تھا جسے حد سے زیادہ ہم نے
رسوائی سے بچانے نہ آئے وہ
نفرت کے ہی پھول برسائے ہم پر
پیار کرنے کو ہمیں کبھی نہ آئے وہ

غزل48

دل میرا توڑا ہے تُو نے
پھر ہواؤں میں بکھیرا تُو نے
دردِ دل کو زخم دیئے ہیں جو
نمک سے ان کو چھیڑا تُو نے
پیار کے پھول برسائے تھے
نفرت سے منہ پھیرا تُو نے
دل لگایا تھا دل لگی نہیں
کھیلونا جان کر دل سے کھیلا تُو نے
خوشیوں کے پل مانگے تھے
غموں کی طرف موڑا تُو نے
وفا کی میں نے صرف تم سے
مگر بے وفا کا خط بھیجا تُو نے
بہت سمجھایا مت جا چھوڑ کر
بھری محفل میں مجھے چھوڑا تُو نے

غزل49

ہوئی دل کی آرزو تجھے پانے کی
دی آنکھوں نے اِصلاح اپنانے کی
پر تم سے نہ کہہ سکوں یہ ڈر ہے
ضرورت ہے بس تجھے سمجھانے کی
قریب رہ کے بھی نہ کچھ بول سکا
تیری روح کی خواہش ہے مجھے پانے کی
ہر گھڑی رہتا ہے تیری اِنتظار مجھے
مت کوشش کر مجھے اِتنا تڑپانے کی
بن تیرے رہ نہ سکوں بہت بُرا حال ہے
کیسے کوشش کروں حالِ دل سنانے کی
تُو جانتی ہے کہ میں کتنا پیار کرتا ہوں
پھر بھی ضروت ہے تجھے بتانے کی

غزل50

تیرا حُسن جہاں میں بے مثال ہے
تجھے پانے کو من بے قرار ہے
تُو حسینوں کے شہر کی شہزادی ہے
بن تیرے جینا میرا مُحال ہے
رات بھر نیند میں جاگتا ہوں
نیند میں میرا تُو خواب ہے
رات گُزاروں تیرے ساتھ میں
چودھویں کی رات آج تیرے نام ہے
تُو سوچے گی عمر بھر صرف میرا
زندگی بھر کی، تیرے لئے سوغات ہے
میرے جسم میں تیری روح ہے
یہ دو جسم بس! ایک جان ہے
صرف تجھے ہی چاہا ہے میں نے
میرے عِشق کی بس تُو ہی پہچان ہے

غزل 51

آج کی رات بڑی مستانی
ہے
تیرے جسم میں عجیب سی روانی
ہے
میرا من تیری اور بڑھتا
جائے
یہ نایاب تیرے حُسن کی مہر بانی ہے
تیرے لب گُلاب سے بھی نرم
ہیں
آج تجھ پہ لا جواب جوانی
ہے
تُو حُسن کی دیوی یا کوئی پری
ہے
تجھے چھوؤں زندگی جیسے بیگانی
ہے
تیرے نینوں میں مست نشہ
ہے
جیسے کوئی مہ خانے کا پانی
ہے
تیری ادہ کرے اثر اِس قدر مجھ
پے
دل میں تجھے پانے کی بے ایمانی
ہے
آج بتاؤں کہ نہ بتاؤں
اسے
برسوں سے وہ میرے دل کی رانی
ہے

غزل52

لاکھ چہروں میں اک چہرہ تیرا بھایا ہے
رب نے تجھے میرے لئے بنایا ہے
اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں آج
یہ مجھے میرے دل نے بتایا ہے
سچ کہوں تم سے آج میں کہ نہیں
تیرا ہی چہرہ تھا جو خوابوں میں آیا ہے
تیرے میرے جسم کا کوئی رشتہ نہیں
پھر بھی تیری روح نے مجھے بلایا ہے
تُو جسم سے نہ پہچانے مجھے تو نہ سہی
آج وقت نے تجھے مجھ سے ملایا ہے
میں نہیں جانتا کہ تُو کون ہے؟
پھر بھی تجھ میں اپنا پن میں نے پایا ہے
جان تو سہی اک بار حالِ دل میرا
برسوں بعد یہ پہلا موقع آیا ہے

غزل53

تجھے بھول جانے کی دعا کرتا ہوں
تیرے مرنے کا ہر روز اِنتظار کرتا ہوں
تُو دنیا چھوڑ جائے یہی ہے خواہش
روز تیرے بیمار ہونے کی بدعا کرتا ہوں
میں تنگ آ چُکا تیری وجہ سے
سماج میں بدنام ہوا پھرتا ہوں
بے وجہ تیرے نام سے میرا نام جڑا ہے
اِس داغ کو مٹانے کی بہت کوشش کرتا ہوں
تُو نہ جان چھوڑے میری اوہ جاناں
بے وجہ تجھے میں کبھی کبھی یاد کرتا ہوں
سو بہانے نہ بنے ہم سے میں کیا کروں؟
پھر بھی تیری گلی سے ہر روز گُزرتا ہوں
سانس رک سی جاتی ہے جب سامنے تُو آئے
ہاتھ اُٹھا کر تجھے بھول جانے کی دعا کرتا ہوں

غزل54

تھک چکی ہیں انگلیاں لکھتے لکھتے تیرا نام
روز پی کے مرتا ہوں تیرے عشق کا جام
عمر بیتی ہے ساری تیرا انتظار کرتے کرتے
ہوئی ہے زندگی مجھ سے بے لگام
اٹھ اٹھ رویا ہو ں راتوں کو میں
ڈستی ہے جدائی مجھے بن کے ناگ
گھومتا ہے میری آنکھوں میں چہرا تیرا
بھول نہ سکا میں تمھیں اتنے عرصے بعد
کھو گئی میرے دل کی رونق جانے کہاں
بے سر ہو گئی میری زندگی کی ہر راگ
کیسے سمجھاؤں تمھیں کہ کتنا چاہتا ہوں
بھلا کر نہ بھول پایا میں تیرا پیار
ابلتے ہیں آنسو آنکھوں سے میرے
روٹھ گئی مجھ سے تیری یادوں کی شام

غزل55

تیرے لئے میں نے ہر چیز کو ٹھکرایا ہے
دُنیا سے الگ رہ کر تجھے دل میں بسایا ہے
بہکا دیا تیرے عشق نے مجھے اوہ جاناں
عشقِ مجازی سے عشق حِقیقی تک تُو لایا ہے
اپنوں سے بیگانہ ،دُنیا سے بے خبر ہوا میں
ہر دور میں تُو نے آ کے مجھے بہکایا ہے
نہ سمجھ تھے محبت کے اصُولوں سے ہم
خیالی تیری محبت نے بُرا حال بنایا ہے
بے اِنتہا تھی تیری محبت دل میں
سامنے رہ کر تُو نے بہت تڑپایا ہے
نہ خُدا ،نہ اپنے ،نہ محبوب کا ساتھ ہے
وقت نہ جانے مجھے کس دھرتی پے لایا ہے؟
خاموشیاں لے جائیں مجھے اپنی کائنات میں
نہ جانے کِن کرموں کی سزا یہ دل بھگتنے آیا ہے

غزل56

زندگی کے اُجالے کہیں کھو گئے
آنکھوں سے خواب بے وجہ سو گئے
چاہا تھا جس کو میں نے بے اِنتہا
وہ میری یادوں میں آ کے بس رو گئے
عمر بھر ساتھ نبھانے کا وعدہ جو کیا تھا؟
پل بھر میں وعدے وفا توڑ گئے
ساتھ نہیں اب سوائے تیرے
اپنوں سے تو ہم اب بیگا نے ہو گئے
دھڑکن بڑھی اُس کے سامنے آنے سے
زُبان سے الفاظ نہ جانے کہاں کھوگئے
بُھلا نہیں سکتے ہم اُس کو
وہ میری سانسوں میں سمو گئے
اِنکار کیا تھا اُس نے میری محبت کا
جیتے جی وہ مجھے زندگی بھر رو گئے

غزل 57

تمہیں دیکھنے کو آنکھیں ترس رہی ہیں
گلی گلی میری تنہائیاں آوارہ پھر رہی ہیں

بن تیرے زندگی طُوفانوں میں اُلجھی ہے
دل کی سر زمین پے بجلیاں گر رہی ہیں

برسوں جیا ہوں تنہائیوں کے سائے میں
بن تیرے زندگی سے سانسیں بچھڑ رہی ہیں

سوچتا ہوں تجھے میں ساری ساری رات
بن تیرے یہ راتیں آنسوؤں میں ڈھل رہی ہیں

کہہ بھی نہ پاؤں تم سے اپنے دل کی بات
ہر پل ، ہر گھڑی بے چینیاں بڑھ رہی ہیں

اِنتظار رہتا ہے مجھے تیرا ہر وقت
یاد بن کے شامِ تنہائیاں ڈھس رہی ہیں

بے خبر ہوا ہوں بن تیرے دُنیا سے
خاموشیاں ہی آگے پیچھے سایہ بن رہی ہیں

غزل58

انا کی چادر اوڑھ کر میں چلتا رہا
دل کی ویرانیوں میں دُکھ سہتا رہا
عُمر بھر میں اِسی خیا ل میں رہے ہم
اُس کا ساتھ مل جائے یہی دُعا کرتا رہا
پھر بھی نہ مل سکا میں اُسے
اِسی آگ میں عُمر بھر جلتا رہا
وقت نے مجھے کہاں لا کر چھوڑ دیا
زمانے میں تنہا، آوارہ پھرتا رہا
دل کے آشیانے میں تھا اِک دیپ
جل جل کے وہ بھی بُجھتا رہا
بے تعلق رہی میری زندگی عُمر بھر
اِسی انا میں پل پل مرتا رہا
ہو ش نہیں کہ اب میں کہاں ہوں
اِسی الم ہر روز اُس گلی سے گزرتا رہا

غزل 59

سو گئے میرے من کے خواب
سوتے جاگتے رہے بے حال
زندگی کی تلاش کرتے بیت گئی عمر
وقت آیا تو رہے نہ ہم جوان
اِسی وہم میں گزر گئی عمر ساری
مل نہ سکا مجھے اُس کا ساتھ
بے وجہ رہی ہے زندگی اپنی
نہ جانے کیوں نہیں کسی کا ساتھ
چپ سی لگی ہے ہونٹوں پے اپنے
رنگوں بھری زندگی میں اب نہیں پیار
تنہا یونہی ڈھل گئی جوانی اپنی
کھو گیا مجھ سے شوخ مستی کا خُمار
لُٹ گیا دل کا چین بے مقصد
یار ملا، اب نہ رہا کوئی یار

غزل60

زخم جو دیئے اُس نے مرہم نہ لگا سکے
مُحبت کا احساس اُسے کبھی نہ دِلا سکے
چاہت تھی جو دل میں اک بے وفا کی
برسوں بیت گئے پر دل میں نہ بسا سکے
رسوا کر دیا اُس نے گلی گلی ہمیں
زندگی کو زندگی ہم نہ بنا سکے
دُور رہ کر بہت تڑپایا اُس نے
رتی بھر بھی اُسے کبھی نہ تڑپا سکے
بے وفا سمجھتے رہے وہ ساری زندگی
جیتے جی اُسے کبھی ثابت نہ کرا سکے
مُنہ پھیر لیتے جب وہ سامنے آتے تھے
نظروں سے نظر کبھی ہم نہ ملا سکے
یادیں تھی بسی جو اُس کی دل میں
مِٹا کر بھی دل سے اُسے کبھی نہ مِٹا سکے

غزل 61

ہوئی ہے دل کی آرزو تمہیں پانے کی
آنکھوں کی اصلاح ہے تمہیں اپنانے کی
پر تم سے نہ کہہ سکوں دل میں اک ڈر ہے
پھر بھی تو کوشش کرتی ہے جلانے کی
کچھ بول نہ سکا تیرے قریب رہ کے
تیری آنکھوں کی خواہش، ہمیں جلانے کی
ہر گھڑی رہتا ہے تیرا انتظار ہمیں
مت کوشش کر اتنا ہمیں تڑپانے کی
بن تیرے ہے بہت برا حال میرا
کروں میں کوشش کیسے حالِ دل سنانے کی
تو جانتی ہے کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں
پھر بھی ضرورت ہے تمہیں بتانے کی

غزل62

تیری ہرنی جیسی چال ہے
تیری پتلی سی کمر بے مثال ہے
دیکھتے ہی تمہیں من بہتا جائے
آنکھوں کا تو میرے مہتاب ہے
اٹکھیلیاں کر کر چلیں تیرے پاؤں
پازیبوں کی جیسے تو چھنکار ہے
بکھرتی ہیں جب تیری زلفیں
تو ہر طرف اندھیری رات ہے
عجیب نشہ ہے جو تیری آنکھوں کا
جیسے وہ میرے عشق کی پہچان ہے
جب تو آئے میرے آنگن میں
مسکاتا چہرہ تمہارا کھلتا گلاب ہے
کھل گئے پھول تیری آہٹ سے
ٹھنڈی سی ہوا کا تمہیں سلام ہے
جان میں جان آئی تیرے آنے سے
عمر بھر کی ہر سانس تمہارے ساتھ ہے

غزل63

تھوڑا قریب آکے سانسوں کو ملاؤ نا
اپنی آغوش میں تم ہمیں سہلاؤ نا
کچھ پل ہمارے ساتھ گزار ذرا
من اپنا میرے لئے ذرا بہکاؤ نا
تیرا حسن بڑا ہی لا جواب ہے
اپنے ہونٹوں سے کہو مسکاؤ نا
تیرا ہاتھ پکڑ کر سمیٹ لوں بانہو ں میں
اس دنیا سے ہمیں کہیں دور لے جاؤ نا
تیرے میرے بیچ نہ ہو کوئی دوری
آکر ذرا سوئے ارمانوں کو جگاؤ نا
تھم نہ جائے کہیں سانس میری
ان سانسوں کی معیاد آکے بڑھاؤ نا
تیری روح نے میر ی روح کو چھوا ہے
دو جسم ہیں اک جان آکر بناؤ نا

غزل 64

آج کی رات گھنی برسات ہے
دو دلوں کی آج اک ملاقات ہے
تنہا عالم، تو میری بانہوں میں ہے
دلِ نادان آج تم پر بے ایمان ہے
ہم دونوں کے سوا کوئی اور نہیں
یہ قدرت کی ہم پے سوغات ہے
پی جاؤں تیری نشیلی آنکھو ں کا پانی
جیسے تو ہے مے خانہ کا شباب ہے
نشہ ہوا تیرا کہ اب ہوش نہیں
اب نہ بھوک ہے نہ کوئی پیاس ہے
سوچتا ہوں آج یہ وقت تھم جائے
دو بچھڑے دلوں کا آج ملاپ ہے
تیرے عشق کی نہ کوئی انتہا ہے اب
بھری برسات میں اپنے عشق کا اظہار ہے

غزل65

آنکھوں سے میری آنسو گرتے ہیں
بے مقصد تیری گلی سے گزرتے ہیں
بے چین کرتی ہیں بہت تیری یادیں
رو رو کر دیواروں سے باتیں کرتے ہیں
سوچتا ہوں کہ کیسے تجھے پیار دکھاؤں
کہ تنہا رہ کر بن تیرے کتنا تڑپتے ہیں
لاکھ مرتبہ بھلایا تو بھلا نہ پائے
ہزار چہروں میں ہم پھر بھی تم پے مرتے ہیں
تیرے عشق کی انتہا ہے لامحدود
ہر دعا میں خدا سے تیرے لئے لڑتے ہیں
اب آجاؤ لوٹ کے تو میری زندگی میں
زندگی اور قسمت میں تجھے تولتے ہیں
تجھے سینچا ہے اپنے خوابوں میں ہم نے
دل کی سرخ دیواروں پے نام لکھتے ہیں

غزل 66

جدائی کے بعد اب اس کی کوئی یاد نہیں
پھوٹی قسمت میں اب جینے کا انداز نہیں
مٹ گیا چہرہ اس کا مری آنکھوں سے
محبت میں اس کی اب کوئی ارمان نہیں
بے مقصد ہوگئی ہے زندگی مجھ سے
زندگی ملی پر خوشیوں کی سوغات نہیں
سایہ ہی اپنے ساتھ تھا اور ہے
اس زندگی میں کوئی اپنا یار نہیں
روٹھ گئے مجھ سے اپنے پرائے
محبت کی جس سے اب کوئی پیار نہیں
ڈھونڈتے رہے اس کو یہاں وہاں
جہاں میں اس جیسا کوئی شباب نہیں
عمر بھر انتظار اس کا ہم کرتے رہے
سوائے اس کے مجھے کسی کی تلاش نہیں

غزل 67

آنکھوں نے دیکھا وہ دل میں اتر گئے
اظہارِ خیال سے وہ ہم سے بچھڑ گئے
عمر ساری گزاری اس کے انتظار میں
منہ موڑ کے وہ پاس سے گزر گئے
محبت کو میری وہ نفرت میں بدل گئے
خود کو نہ سنبھال سکے بن اس کے
زخموں پے وہ ہر بار نمک چھڑک گئے
بھول جانے کو کہہ دیا مجھے اس نے
یادوں کی جیل میں قید وہ کر گئے
بھلا نہ سکا اس کو میں برسوں بعد بھی
سامنے آئے تو نین آنسوؤں سے بھر گئے
بھید نہ جان سکی وہ میرے دل کا
اس راز کو چھپائے قبر کی اور بڑھ گئے

غزل68

گزری ہو پاس سے جیسے ہوا کا جھونکا
ہوا تیرے پیار میں دل پاگل دیوانہ
حسن بے مثال تجھ جیسا نہ اس جہاں میں
ایسے جیسے تو حسن کے شباب کا مے خانہ
سنبھل نہ سکا میں تجھے دیکھ کر جاناں
عمر بھر نہ تم مجھ سے اتنا انتظار کرانا
سانس رک سی گئی میری نہ جانے کیوں؟
کرپایانہ گلی میں میں ا س کا سامنا
خوشبو کی طرح تو سماگئی مجھ میں
دل لے گئی تیری گلابی چنریا کا اوڑھنا
گلاب سے ہونٹ تیرے مست تیرے نینا
مجھ سے پرایا ہوا یہ سارا زمانہ
دل کے جھروکے میں آئے تو دیکھ سہی
سجا رکھا ہے صدیوں سے دل میں آشیانہ

غزل69

تجھے دیکھا تو دل میں ہلچل مچی
تیری ادا دل پہ سنگیت بن کے بجھی
تیری مسکراہٹ جیسے گرمی میں پھول کھلے
تیری آنکھیں جیسے نور سے بھری
سن میرے دل کی چنچل آوارہ تو ذرا
ہونٹوں میں پیار کی بات ہے چھپی
سارا جہاں پھر کے آیا میں بس
اب تو آکر نظر بس تم پہ ٹکی
تیرے پیار کو قریب رہ کے نہ سمجھا
ایسے لگا جیسے تو صرف میرے لئے بنی
خبر ہوئی دل کو تو گلی کی نکڑ پر آئی
مارے شرم کے نظر ہماری جھکی

غزل70

آنکھیں ترسی تھی تمہیں دیکھنے کو
ایسا کوئی زماں نہ آیا تم سے ملنے کو

پیار کیا تھا تم سے میں نے دل سے
چھوڑ دیا نفرت کی آگ میں جلنے کو

راتوں کو نیند میں تھے جاگتے رہتے
مجبور کیا مجھے ایسے تو نے روز مرنے کو

سانس تھی رکی جب تم سامنے تھے آئے
جی چاہتا تھا تم سے کہوں رکنے کو

کہیں نہ کہیں لگتا تھا تم مجھے پیار کرتی ہو
پر سامنے تم آتی تھی ایسا کہنے کو

تڑپ تڑپ روئے ہم تیرے انکار پے
عمر بھر فرصت نہ ملی یہ زخم بھرنے کو

کہہ نہ پایا تم سے اپنے دل کی بات
سوچتا تھا کہیں نہ کہہ دو تم بچھڑنے کو

غزل 71

لکھتی ہیں انگلیاں پیار سے تیرا نام
دل ڈھڑکتا ہے رک سی جاتی سانس
ہونٹ سیئے بیٹھے ہیں تیری وجہ سے
دل نہیں چاہتا کہ تو ہو جائے بدنام
خوشیاں مانگتا رب سے تیرے لیے
نام آئے تیرا جب بھی مانگوں دعا
اک بار لوٹ کے آجاؤ میرے پاس
نہ اپنے، نہ خدا، نہ پرائے کوئی نہیں پاس
رہتی ہیں آنکھیں ہر وقت آنسوؤں میں
گلی گلی شہر شہر پاؤں کرتے ہیں تیری تلاش
اٹھ اٹھ راتوں کو گنتے ہیں تارے
سانپ کی طرح ڈستی دل کو یار
سوچا تھا اک آشیاں بنائیں گے
مل کے بسائیں گے چھوٹا سا جہان
میں اور تم کوئی رقیب نہ ہوگا درمیان
بس تیرا ہی زندگی میں میری زندگی ہو گا پیار

غزل 72

عمر بیت گئی اس کا انتظار کرتے کرتے
آنکھیں مند گئیں اس کی راہ تکتے تکتے

سانس میں بسا لیا تھا میں نے اسے
تھک گئیں انگلیاں اس کا نام لکھتے لکھتے

مہکی مہکی سی لگنے لگی مجھے زندگی اپنی
مگر ٹوٹ گئے اس کی محبت سمجھتے سمجھتے

ہزاروں خواہشیں تھی دل میں ہمارے
بھول جانے کو کہا اس نے چلتے چلتے

کھٹکتی ہے دل میں جب اس کی یاد
کمر ٹوٹ گئی اس کا دکھ سہتے سہتے

ارمان دل کے اس نے توڑ دیئے
ہار گئی زندگی اس کا دم بھرتے بھرتے

غزل73

پیار کیا ہے تو نبائیں گے
ساتھ نہ عمر بھر چھوڑائیں گے

سوچ لیا ہے دل میں میں نے
بس تم سے ہی اپنا دل لگائیں گے

دنیا سے بے خبر ہوا تیری محبت میں
لاکھ چہروں میں تمہیں ڈھونڈ لائیں گے

دل کی سرخ دیواروں پے جاناں
صرف تیرا ہی نام لکھوائیں گے

رہتی دنیا تک تمہیں چاہیں گے
ہم دو جسم اک روح ہو جائیں گے

میں ہر طوفاں سے گزر جاؤں گا
پھر بھی تمہی سے دنیا بسائیں گے

لاکھ زمانہ چاہے روکے ہم کو
زمانے کو اپنی محبت میں جلائیں گے

موت آجائے ہمیں کوئی فرق نہیں
تو قبر محبت کا نشان لگائیں گے

غزل74

تجھے چھوؤں تو پھول طرح کھل جائے
چاند سا مکھڑا تیرا آنکھو ں میں اتر جائے
جی بھر تمہیں دیکھنا چاہوں تو دیکھتا جاؤں
رب سے دعا مانگوں بس تو ہی مل جائے
میں چاہتا ہوں تمہیں بے انتہا جاناں
میری سانسو ں کی ڈور تمہی سے جڑ جائے
ہم دو جسم ایک جاں ہیں اس جہاں میں
تیری روح میری روح ہوا میں اڑ جائے
تیرے گلابی ہونٹوں پے مسکراہٹ آئے تو
تیرے ہونٹ گلاب کی پنکھڑی بن جائے
اس قدر تیرا نشہ مجھ پے چھایا ہے
کہ سامنے شراب کی بوتل بس تم بن جائے
تیرے رخسار ہیں گلاب کی پتیاں
انہیں چھوؤں تو جیسے گھڑا بن جائے

غزل75

سمندر کی ریت گھر بنا بیٹھے
اک بے وفا سے دل تڑوا بیٹھے
سوچا تھا زندگی سنور جائے گی
زندگی کو اپنی زنگ لگوا بیٹھے
توڑ دیئے اس نے میرے خواب
آنکھوں کے ہاتھوں دل مروا بیٹھے
اس کی محبت کی چاہ میں ہم
اپنوں کو خدا کو بھلا بیٹھے
کچھ ہاتھ نہ آیا اپنے زندگی میں
غم کے کارخانے میں خود کو بسا بیٹھے
یادوں کی بھیڑ میں ہم کھو گئے
پاؤں اپنے دلدل میں دھنسا بیٹھے
نکال نہ پایا خود کو میں غموں سے
پرانے زخموں کو تازہ کرا بیٹھے

غزل76

اٹھ اٹھ راتوں کو رویا کرتا تھا
خوابوں کو لڑی میں پرویا کرتا تھا
دل کے ویرانے کو سوارنا چاہا
روز سنور کر خود کو بگاڑھا کرتا تھا
اس نے رسوا کرنے کی کوئی کثر نہ چھوڑی
پھر بھی سچ چھپا کے ہونٹ سیا کرتا تھا
کہیں بدنام نہ ہو جائے اپنا محبوب
ہر موڑ پے وہ بدنام کرایا کرتا ہے
سوچا تھا کوئی غم نہ دے گی وہ
ہر روز رستے میں کانٹے بچھایا کرتا تھا
چپکے سے گزر جاتے تھے اس گلی سے
پھر بھی زخموں کا درد بڑھایا کرتا تھا
جڑی تھی ہر خوشی اس کے ساتھ
بہت دل کو وہ تڑپایا کرتا تھا

غزل 77

دل کے ہاتھوں فریب کھاتا ہوں
تیری یادوں کے دیپ جلاتا ہوں
تو آجائے میرے پاس یہی دعا مانگوں
ہر دعا میں خدا کو اپنا درد سناتا ہوں
بے حال ہوا میں دکھ سہہ سہہ کر
ہر روز میں گن گن تارے روتا ہوں
مل جائے تیرا ساتھ تو زندگی بن جائے
روز بھلا کے تمہیں پھر بھی بلاتا ہوں
سچ تو ہے کہ تو نہیں ملے گی
پھر بھی خود کو حوصلہ دل سے دلواتا ہوں
میرے اشک گرتے ہیں تیری یاد میں
ان اشکوں میں ڈوب کے ہر روز مرتا ہوں
سائے کے سوا کوئی دوجہ نہیں میرے
وہ نہیں ملے گی یہی دل کو سمجھاتا ہوں

غزل78

چاہا تھا اسے مگر رولا گئے
آنسوؤں کو پانی میں بہا گئے
خواب دیکھے جو ہم نے اک ساتھ
ہر خواب وہ میرے چورا بنا گئے
دیکھتے تھے اسے چھپ چھپ کے
سامنے آئے تو نظریں جھکا گئے
روح سے اسے چاہا تھا میں نے
خدا کی نظروں سے وہ ہمیں گرا گئے
پھر بھی چاہتے رہے اسے ہم
بدنام زمانے میں ہمیں کرا گئے
چپ چاپ جیتے رہے لب سی کے
ہر راہ میں وہ ہمیں ستا گئے
اس کا تھا انتظار ہمیں ساری عمر
زندگی کو وہ بے وجہ تڑپا گئے

غزل79

عمر بھر کا زخم میں بھر نہ سکا
دو قدم عشق میں چل نہ سکا

چاہت تھی جس کی دل میں میرے
خواب میں میرے وہ بس نہ سکا

دل ہی دل میں اسی کو سوچ کر
بات بنانا چاہی اس سے پر بنا نہ سکا

چلتے پھرتے رہی اس کے آنے کی آس
جیتے جی تو نہ اسے حاصل کر نہ سکا

پریشان تھا جیون بنا اس کے اپنا
عشق میں جنون اس کا مجھ سے ٹل نہ سکا

اس نے کہا تھا مجھے بھول جاؤ تم
پر خودی پے مان تھا اتنا کہ ہٹ نہ سکا

آوارگی نے کیا دیوانہ مجھے اس قدر
کہ آنکھوں سے دل تک وہ اتر نہ سکا



اردو ادب میں قدم رکھنے والے **"عامر مسیم"** نے رومانوی شاعری کی کتاب **"پانیوں کے پار"** لکھی ہے جس میں انھوں نے حسن کی دلاویزیوں، نسوانی حسن کی دلفریبیوں اور نزاکت ونفاست کی بنیادی اہمیت ہے ان کی شاعری میں وفورِ جذبات، آزادہ روی، نرگسیت، انانیت، انفرادیت پسندی، فطرت پرستی، جوش ہیجان، تخیل کی فروانی، پیار ومحبت کی انتہا کے ساتھ ساتھ بھرپور انداز میں انفرادیت کا اظہار ملتا ہے، شاعری میں رومانوی ادب کی جمالیاتی تکمیل کی خواہش جلوہ گر ہوتی ہے

Price: Rs.600/-

ISBN: 978-696-2281-21-8